علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں سیمینار وحدت

پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفےٰؐ کی سالگرہ ولادت اور ہفتہ وحدت کے موقع پر خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران نئی دہلی اور علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے باہمی تعاون سے ۱۱ رجون ۱۹۹۸ء کو یونیورسٹی کے کانفرنس ہال میں ایک روزہ "سیمینار وحدت" کا اہتمام کیا گیا جس میں یونیورسٹی اساتذہ کی بڑی تعداد اور دیگر مقامی و غیر مقامی علماء و دانشوروں نے شرکت کی جس میں خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے سرپرست محترم ڈاکٹر علی رضا باقری مہمان خصوصی اور جناب موسیٰ رضا خصوصی مقرر کی حیثیت سے شریک ہوئے اور جلسہ کی صدارت مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر محمود الرحمٰن صاحب نے کی۔

افتتاحیہ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور اس کے بعد مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار جعفری صاحب نے تمام شرکت کنندگان کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ درحقیقت پیغمبر اسلام صلعم وسلامتی کے پیغمبر ہیں لہٰذا ان کی ولادت باسعادت کے موقع پر جشن ہفتہ وحدت اور اس قسم کے دیگر علمی و ثقافتی پروگراموں کا اہتمام نہایت مناسب عمل ہے اور اس سلسلے میں خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کا یہ ابتکاری اقدام یقیناً لائق احترام و ستائش ہے۔

ہندستان کے نامور دانشور موسیٰ رضا صاحب نے اپنی خصوصی تقریر کے دوران فرمایا کہ تاریخ بشریت میں پیغمبر اسلامؐ کے انصاف پسندانہ صلح جویانہ اور انسان دوستانہ کردار کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے انہوں نے مزید فرمایا کہ عقیدہ و مکتب فکر کی بنیاد پر مختلف سماجی اور سیاسی گروہ و جماعتوں کی موجودگی ایک دائمی انقلاب کا باعث ہوا کرتی ہے اور اسی وجہ سے مذہب اسلام میں انقلابی صفت کی جھلک ہر دور میں محسوس کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے دوام کا راز اور اسلامی نظام کے عملی ہونے کا سبب یہ ہے کہ اسلام نے دنیائے بشریت کے سامنے ایک اسوۂ حسنہ اور نمونہ عمل پیش کیا۔ اس کے بعد انہوں نے سیمینار کے موضوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پیغمبر اکرمؐ پوری دنیائے انسانیت کے لئے رحمت تھے اور انہوں نے انسانوں کے درمیان وحدت و برادری پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی لہٰذا انہیں وحدت انسانی اور وحدت امت اسلامی کی ایجاد کا محور و مرکز قرار دینا مبالغہ نہ ہوگا۔

اس کے بعد عزت مآب ڈاکٹر محمد رضا باقری نے "وحدت واتحاد کی بنیادیں" نامی موضوع پر اپنا گرانقدر تحقیقی مقالہ پیش کیا جس کا جملہ حاضرین نے بھرپور استقبال کیا۔ اس مقالے میں موصوف نے فرمایا کہ وحدت و اتحاد' تعاون و ہمکاری' الفت و محبت نیز تفرقہ واختلاف سے دوری و علیحدگی ایسا اہم موضوع ہے جس کے بارے میں دنیا کے تمام نامور دانشوروں نے اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے۔ اس کی اہمیت وافادیت کے سلسلے میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور کمال و ترقی عظمت و بزرگی اور مقصد میں کامیابی درحقیقت وحدت کلمہ اور برادری وہم آہنگی کے بغیر نہیں حاصل کی جاسکتی ہے۔ اتحاد واتفاق ہماری بقاء و ہمیشگی کا باعث ہے اور اتحاد کی طاقت جسمانی طاقت سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہم اتحاد کے سایہ میں زندگی بسر کریں تو یہ اتحاد ہماری بقاء و بہتر زندگی کی ضمانت ہے۔

انہوں نے اپنے مقالہ میں مزید کہا کہ علماء و دانشوروں نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ انسان ایک سماجی مخلوق ہے اور اجتماعیت انسان کی خداداد فطری صفت

ہے اور انسانی معاشرہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور باہمی امداد و اشتراک کے ذریعہ انسان ترقی کی راہ میں آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں گزشتہ ادوار میں فطرت الٰہی سے خارج مسائل کی وجہ سے انسانوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جایا کرتے تھے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ دور حاضر میں وحدت واتحاد کے اصولوں کی طرف سے بے توجہی' لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کی مختلف النوع ضرورتوں میں اضافہ نیز مادی اور معنوی مسائل میں وسیع افکار و خیالات کی وجہ سے لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گئے۔

اپنے اس مختصر مقالہ میں ڈاکٹر باقری نے وحدت واتحاد کے بنیادی اصولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ در حقیقت مذہب اسلام کے بنیادی اصول مثلاً توحید' رسالت' اسلام کی آفاقیت' حریت' اسلامی اخوت وبرادری' سماجی تعاون واجتماعی مسؤلیت' مسجد' نماز جمعہ وجماعت کا قیام' حج اور قرآن مجید کی زبان یعنی عربی وغیرہ ایسے گرانقدر اسلامی عوامل وعناصر ہیں جو امت اسلامیہ عالم کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر وحدت و اتحاد کی دعوت دیتے ہیں۔"

اس کے بعد ڈاکٹر باقری نے موجودہ دور میں اسلامی اتحاد کو توڑنے کے لئے بین الاقوامی سامراجی اور اسرائیلی سازشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ دور میں ہم لوگوں کو مستحکم اسلامی اتحاد کی حفاظت کے لئے جن باتوں کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنا چاہئے وہ یہ ہیں ۱۔ وحدت عقیدہ ۲۔ وحدت عمل وہم دلی ۳۔ وحدت قیادت ورہبری ۴۔ وحدت مقصد وارمان ۵۔ وحدت روحانیت' اخلاق و صفات ۶۔ وحدت فرہنگ وثقافت۔

اپنے مقالہ کے آخری حصہ میں ڈاکٹر باقری نے فرمایا کہ اگر امت اسلامیہ' عالم مذکورہ بالا عناصر وحدت واتحاد کو نگاہ میں رکھتے ہوئے آگے بڑھے تو وہ آج بھی عالمی اور آفاقی رسالت کو بخوبی انجام دے سکتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانے میں نبوت کا فلسفہ بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی اور اسے مختلف النوع پابندیوں اور کمزوریوں سے نجات دلاتے ہوئے

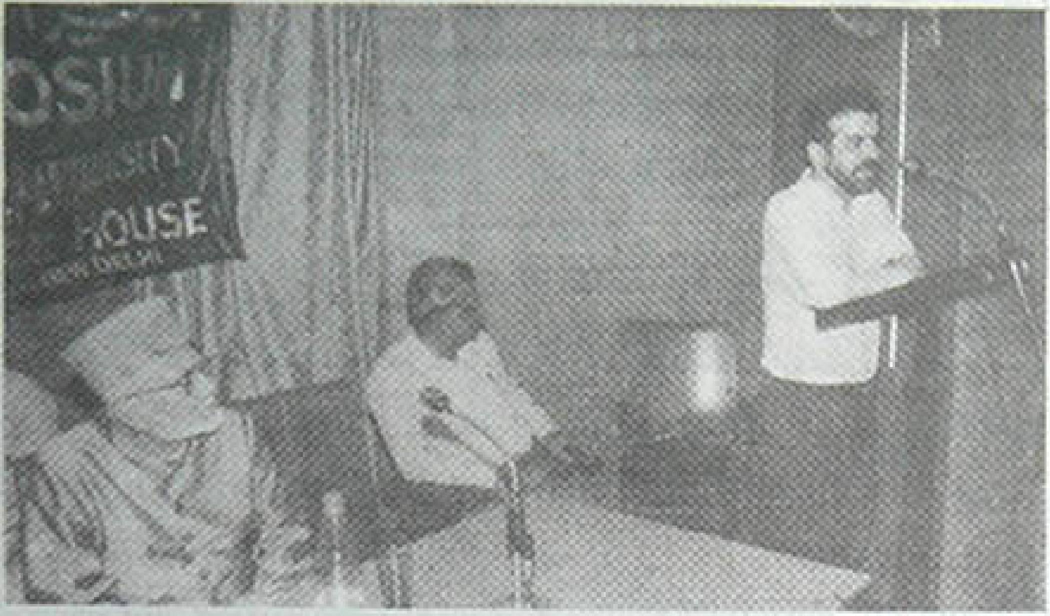

عظمت وسعادت کی منزلوں تک پہونچاتا رہا ہے اور پروردگار عالم کے آخری وپسندیدہ ترین دین کی حیثیت سے مذہب اسلام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عصر حاضر میں دنیائے بشریت کی ہدایت کا کام انجام دے اور یہ اہم کام اور عظیم رسالت وحدت واتحاد کے بغیر ممکن نہیں ہے لہٰذا یہ امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ دنیا کے تمام مسلمان اس مشن کو عملی جامہ پہنانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔"

مقالہ ختم کرنے کے بعد انہوں نے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ اور امام جعفر صادقؑ کی سالگرہ ولادت کے سلسلے میں تمام حاضرین کی خدمت میں پر خلوص مبارکباد بھی پیش کی۔

افتتاحیہ اجلاس کے آخری مرحلہ میں علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر محمود الرحمن صاحب نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں انہوں نے کہا کہ دنیا کے تمام انبیاء کرام اور بانیان ادیان ومذاہب کے درمیان جامعیت کے اعتبار سے پیغمبر اکرمؐ کی ذات بے مثال ہے اور یہ ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف مستشرقین اور نامور مغربی دانشوروں نے بھی کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کی ذات ہی تاریخ بشریت کی وہ عظیم شخصیت ہے جو دینی قائد کی حیثیت سے پوری طرح کامیاب رہی ہے۔

اس کے بعد موصوف نے مذہب اسلام کی امتیازی صفات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دراصل وحدت ادیان' مذہب اسلام کا ایسا اہم اصول ہے جس پر ہر مسلمان کا عقیدہ وایمان ہے اور گزشتہ پیغمبروں پر عقیدہ وایمان مذہب اسلام کا ایک اہم جز ہے۔ اصول توحید اور پیغمبروں کی مشترکہ تعلیمات کو کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید واضح لفظوں میں اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ خداوند عالم کی